خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

قلندر شعور اکیڈمی کے طلباء سے خطاب 19 اپریل 2009

Acd vol 175

Track 1

Time 57:33

قلندر شعور فاونڈیشن دنیا میں واحد ادارہ جہاں روحانی علوم سیکھا ئے جاتے ہیں

بچوں بزرگوں اور دوستوآپ سب لوگ یہاں میں تعلیمی سال کے لئے یہاں جمع ہو ئے ہیں اور ایسا علم سیکھنا چاہتے ہیں۔ جو ابھی تک اسکولوں میں کالجوں میں یونیوورسٹیوں میں نہیں پڑ ھائے جاتے پڑھائے جاناتو بعد کی با ت ہے۔ اس سے سے وہ واقف بھی نہیں ہیں ۔خواتین زکریایونیوورسٹی میں احسان و تصّوف کتاب میں پڑھانے جا تا تھا ۔وہاں بڑے بڑے اساتذہ دین بھی تھے۔ بہت سارے اساتذہ تھے اساتذہ کا ایک پورا گروپ تھا ۔جو سامنے کی ایک کرسی کی جو لائن ہے۔ اس میں وہ بیٹھتے تھے ۔بڑے پڑھے لکھے لوگ

phd

تقریباً سارے وہ اساتذہ

phd

تھے ۔لیکن جب وہ روحانی علو م کے بارے میں ان سے گفتگو ہو ئی تو پتا چلا کہ وہ جو پہلی کلا س کے طالب علم ہو تے ہیں یا طلبہ طالبات ہو تے ہیں۔ انہیں معاورائی علوم کے بارے میں یا روحانیت کے بارے میں اتنا بھی پتا نہیں کہ جیسے پہلی جماعت کے بچوں کو معلومات حاصل ہو تی ہے۔ اس کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے۔ کہ ہم جو تعلیم حاصل کر تے ہیں اس تعلیم کے پیچھے ہمارا جو منشاء ہے۔ وہ اپنی ذات کا عرفان حاصل کر نا نہیں ہے۔ نہ ان تعلیمات میں رسول اللہ ﷺ کی کو ئی قربت کا کوئی طریقہ کار ہمیں بتایا جا تا ہے۔ اور نہ اللہ کا کوئی تصور ہے۔ انتہاء یہ ہے۔ کہ ہمیں بی اے ایم اے یا پی ایچ ڈی کرنے کے بعد اپنی ذات کا عرفان بھی حاصل نہیں ہو تا ہے۔کہ ہم کیا ہیں یہ سارے علوم جو آپ پڑھ رہے ہیں یا پڑھتے ہیں اس کے پیچھے مقصد یہ ہو ا ہے۔ کہ اچھی نوکری مل جائے یا کاروبار میں اچھی سوچ بھوج ہو جائے اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو تا ہے لیکن بڑی عجیب بات یہ ہے۔ جس کو ہم بالکل نظر انداز کر تے ہیں اور سوچتے نہیں ہے۔ اس دنیا میں پیدا ہو تا ہے۔ وہ بیس سال تک تعلیم حاصل کر تا ہے۔ ایم

اے یا پی ایچ ڈی کرو تو پچیس سال لگ جا تے ہیں ۔بیس پچیس سال کی تعلیمات
کا اگر خلاصہ بیا ن کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ آپ کو کاروبار کر نا آجاتا ہے ۔ آپ کو
ڈیکٹیشن دینے کا طریقہ آ جا تا ہے ۔تعلیم کا جو سارا محور ہے گھومنا ہے وہ صر
ف پیٹ کے پیچھے کہ روزی کس طرح حاصل ہوں زیادہ اچھی بڑی نوکری کیسے
ملے اس کے پیچھے ہر گز اپنی خود شناسی کا کوئی نہ تذکرہ ہو تا ہے اورنہ
کوئی طلبہ اور طلبات اور اساتذہ اس بات کی ضرورت محسوس کر تے ہیں کہ
اگر پرانے زمانے کے حساب سے دیکھا جائے تو آدمی زیادہ سے زیادہ ۸۰ ، ۹۰ سال تو
جیتا تھا ۔ا ب تو عمر کا اوسط بھی کم ہو گیا ۔اب تو پچاس سال جو بندہ جی
لیتا ہے۔۔ وہ کہتا اس نے تو بہت کچھ دنیا میں دیکھ لیا اچھا جب ہم اس دنیا سے
رخصت ہو تے ہیں اس وقت کو ئی ایسا اس علم کا فائدہ نہیں ہو تا کہ یہ علم
ہمارے مرنے کے بعد کام آئے حالانکہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے ۔اس کا متعین
ہی نہیں ہے ۔مثلاً ہابل کابل کے واقعات کو سامنے رکھیں وہ کب مرے تھے کوئی
کہتا ہے کروڑ سال ہو گئے ،کوئی کہتا ہے ہز اروں سال ہو گئے کوئی کہتا ہے
جی تین ارب سال ہو گئے ۔صنعت کسی کے پاس نہیں ہے کتنے ہو گئے ۔لیکن بر
حال ایک طویل واقفہ عمر کا گزر گیا جو لوگ مر گئے۔اچھا اب ہمارے یہاں یہ
تعلیمی سلسلہ ہے اس کے پیچھے سوائے پیٹ بھرنے کے یا دنیا وی آسائش حاصل
کر نے کے اور کوئی اس تعلیم کا منشاء بظاہر نظر نہیں آتا۔یہ بھی آپ کہہ
سکتے ہیں کہ جاہل اور پڑھے لکھے آدمی میں یہ فرق یہ ہو تا ہے کہ جاہل آدمی
اپنی جاہلیت کی وجہ سے وہ مقام حاصل نہیں کر سکتا دنیا میں جو پڑھا لکھا
آدمی حاصل کرلیتا ہے لیکن اس تعلیم کے پیچھے اس میں کوئی منشاء ہمارا نہیں
ہو تا کہ ہمیں اچھی نوکری مل جائے یا کاروبار ہم کریں تو اس کو سلیقہ کے
ساتھ کر لیں ٹیکنک آجائے ہمیں لیکن یہ سب چیزیں جو ہیں عارضی ہیں اورآپ
کو یہی چھوڑ کر جانی ہو نگی ۔بحیثیت مسلمان کے اور بحیثیت دنیا کے تجربہ کے
ہر آدمی اس بات سے واقف ہے کہ یہ دنیا رہنے کی جگہ نہیں ہے عارضی جگہ
ہے اور یہاں سے جانے کے بعد ہمیں ایک او ر دنیا سے واسطہ پڑھتا ہے ۔جہاں
عمر کا کوئی تعین نہیں ہے ۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے اب تک ہابل
کابل وہاں ہیں ایک بھائی سز ا میں گرفتار ہے ایک بھا ئی اللہ کاانعام و اکرام
میں مصروف ہے ۔یہ جو آپ تعلیم حاصل کر تے ہیں اس حساب سے تو صیحح
ہے کہ آپ اپنی روزی سلیقہ سے کما لیتے ہیں ۔یا پھر پیسہ زیادہ کمالیتے ہیں ۔
لیکن بنیادی تبدیلی آپ کے اندر اتنی ہی آتی ہے کہ ایک پڑھے لکھے آدمی میں او ر
ایک جاہل آد می میںفرق محسوس کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن حاصل اس کا مرنے کے
بعد بھی زندگی میں اس کا کو ئی حاصل نہیں ہے ہم پڑھتے ہیں پی ایچ دی کر
لیتے ہیں ۔اچھا اب جو ہم کچھ پڑھتے ہیں وہ بھی بیس سال کا وقفہ لگتا ہی
لگتا ہے ہر آدمی کے اوپر اب بیس سال کے بعد جو ہمارا یہ تربیتی نصاب ہے ۔
یہ اس طرح بنا یا گیا ہے اس نصاب میں حاصل ہو نے کے بعد آدمی دنیا کے علاوہ
کسی کام کا نہیں رہتا اس لئے کہ اس نے کو ئی علم سیکھا ہی نہیں ۔اس کو پتا

ہی نہیں ہے اس دنیا کے علاوہ دوسری دنیا کا بھی علم حاصل کر نا چاہئے ۔جب کہ سب کو پتا ہے یہ دنیا عارضی دنیا ہے ۔اور یہاں سے جانا ہے۔ یہاں کے بارے میں آپ زیادہ سے زیادہ جو لوگ سو سال کا تذکرہ کردیں گے نوے سال کا ذکر کر دیں گے ۔لیکن مر نے کے بعد تو زندگی کا کو ئی معاوں سال کا کو ئی اندازہ ہی نہیں کہ کتنے سال ہمیں گزارنے پڑیں گے ۔تو یہ بہت بڑا عدمیہ ہے کسی زمانے میں کہ ہم دنیا داری کو ٹھیک کر نے کے لئے یا دنیا کو سوارنے کے لئے یا دنیا وی آسائشیں حاصل کرنے کے لئے بیس پچیس سال لگا دیتے ہیں ۔لیکن آخرت کے لئے ہمارے پاس کو ئی صفائی نہیں ہے ۔مثلاً ایک آدمی ہے کراچی سے وہ لندن چلے جائے اور اس کے پاس سرمایہ نہ ہو توآپ ہر آدمی اندازہ لگا سکتا ہے کہ کیسے وہاں وہ زندگی گزارے گا وہاں اسے کتنی تکالیف کا سامنا ہوگا ۔اسے زبان نہیں آتی کتنی تکلیف ہو گی آپ کو کے بھئی وہ کچھ کہہ رہے ہیں ۔آپ کچھ کہہ رہے ہیں ۔یہ جو تعلیمات ہم حاصل کر رہے ہیں یہ دنیا وی نقطہ نظر سے اتنا ہی صیحح ہو گا۔ آپ کے اندر سنجیدگی شائستگی قابلیت یہ ساری چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں ۔لیکن آخرت کے بارے میں ہمارے پاس کو ئی سرمایہ نہیں ہے ۔اب رہ گیا ہے نماز نماز تو لوگ پڑھتے ہی نہیں ہے پہلی بات تو یہ ہے ۔جو لوگ نماز پڑھتے ہیں انہیں پتا ہی نہیں وہ کر کیا رہے ہیں دیکھئے نہ آپ الحمد اللہ رب العالمین... پڑھ رہے ہیں اس طرح آپ کو ترجمہ نہیںآتا اسی طرح انگریزی کا بھی آپ کو ترجمہ نہ آتا ہو تو آپ کو کوئی آدمی ملازم نہیں رکھے گا ۔کوئی تنخواہ بھی نہیں دے گا ۔تو سوال یہ ہے کہ اللہ کا کلام نہ تو آپ نے پڑھا نہ اس کو سمجھا نہ آپ نے اس کے ترجمہ کی کوشش کی تو اس دنیا کے بعد اراف کی زندگی میں مرنے کے بعد کی زندگی میں جب آدمی کے پاس کو ئی سرمایہ ہی نہیں ہے ۔تو وہاں آپ کیسے زندگی گزاریں گے ۔پھر آپ کا دماغ کہہ رہا ہوں یہاں آپ تو عمر بھی کٹ گئی تو ہمارے بہت سارے دوست اللہ کو پیارے ہو گئے ۔کسی ایک کی بھی عمر ساٹھ سال نہیں ہو گی ۔ پچاس ،پچپن کوئی تو چالیس سال میں ہی انتقال کر گئے ۔سوال ہے پڑھے لکھے وہ بہت تھے وہاں کی زندگی جو ہے یہاں کی زندگی سے بالکل مختلف ہے ۔اور وہاں کی زندگی میں تمہاری نہ انگریزی کام آئے گی۔ نہ ہندی کام آئے گی کوئی کام نہیں آئے گی وہاں کی زبان جو ہے وہ روحانی زبان ہے ۔اب روحانی زبان کو حاصل کر نے کا آسان ترین طریقہ ہے جتنے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان عربی تھی ۔اس لئے عربی کی طرف ہم اگر توجہ دیں گے تب ہمیں کچھ حاصل ہو گا۔ اس دنیا میں بھی ہمارے پاس سرمایہ ہو ۔اب توصورت یہ ہے انسان زیادہ سے زیادہ تعلیمات اس لئے حاصل کر نا چاہتا ہے اس کو اچھی سے اچھی روزگار مل جا ئے ۔اچھی سے اچھی نوکری مل جائے ۔زیادہ سے زیادہ پیسے مل جائیں ۔ حالانکہ ہماری زندگی کا تجربہ یہ ہے کہ پیدائش سے بیس سال کی عمرتک پیدائش سے بیس سال کی عمرتک ہم اچھے سے اچھا کھاتے ہیں ، اچھے سے اچھا پہنتے ہیں، اچھے سے اچھی رہائش ہے، اچھے سے اچھی ہمیں آسائشوں کے

سامان ہیں ہمارے پاس اور بیس سال بعد پڑھ لکھ کر ہم کہتے ہیں کہ اگرہم
تعلیم حاصل نہیں کر ے گے تو روٹی کہاں سے کھا ئیں گے ،محنت مزدوری نہیں
کر ے گے تو کھا نا کہاں سے کھا ئیں گے ،محنت مزدوری سے روٹی نہیں
ملتی،محنت مزدوری سے انسان کے اندر جو صلاحییتں اللہ تعالیٰ کے اندر ہو تی
ہیں ان صلاحیتوں کو اجرے ہو تا ہے ہوے صلاحیتیں بڑھتی ہیں ہمیں کہنا یہ
چاہا رہا ہوں کہ بیس سال تک جو بھی ہم کچھ پڑھتے ہیں اس کے پیچھے ہمارا
منشاہ پیٹ کے علاوہ کچھ نہیں ہے کہ زیادہ پڑھ لیں گے اچھا پڑھ لیں گےہ
اچھی نوکری مل جائیں گی ہکم پڑھیں گے ایک اچھی نوکری نہیں ملے گی اب
بیس سال آپ نے پڑھا اب بیس سال بعدآپ نے اچھی نوکری کر لی ہاب جب
نوکری یا کاروبار مصروفیت جو بھی اختیار کر نا چاہئیں وہ اتنی زیادہ مصروفیات
ہو جاتے ہیں کہ آپ مزید کو ئی علم حاصل نہیں کر سکتے ہاب مثلاً آپ پڑھنے
آتے ہیںہتھوڑی سی روحانیت سیکھنا چاہتے ہیں ہےہفتے میں ایک دن آتے ہیں چند
گھنٹوں کے لئے کیا آپ سب لوگ ہفتوں میں چند گھنٹے دے کر میٹرک کر سکتے
ہیں ؟پرائمری اسکول پاس کر سکتے ہیں ہےہیں جس طرح آپ روحانیت سیکھ
رہے ہیں ہفتے میں ایک دن اس طرح آپ ہفتے میں ایک دن پرائمری اسکول کی
تعلیم پڑھیں کیا آپ امتحان پاس کر لیں گے ؟تو بڑی عجیب بات سوچنے کی بات
یہ ہے کہ یہ جو تعلیمات ہیںدنیا وی یہ لوگوں کی بنا ئی ہو ئی ہیں ہفکشن ہے
اس کے پیچھے کوئی حقیقت ہے ہی نہیں ہر چیز بدلنے والی ہے اس کے لئے آپ
بارہ ساڑھے بارہ سال لگا دیتے ہیں میٹرک کر نے میں اور روزانہ دس سے بارہ
گھنٹے پڑھتے ہیں ہپھر ٹیوشن بھی پڑھتے ہیں ہپھر کتابوں کا خرچہ بھی کر تے
ہیں ہاسکولو ں کی فیس بھی دیتے ہیں ہاور جب روحانیت کا مسئلہ آتا ہے تو
وہ کہتا ہے بس چلو بھئی کتنے گھنٹے آتے ہیں تین گھنٹے کی کلاس ہے اور پڑھ کر
چلے جائیں گے ہکیا میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ہفتے میں ایک دن تین
گھنٹے پڑھ کر میٹرک آپ کتنے دن میں پاس کریں گے ؟ ہیں... بھئی ...؟دیکھو نہ
گن لو مثلاً آپ دس گھنٹے لگا لو دس گھنٹے روز پڑھا آپ نے بارہ سال تک تو کتنے
گھنٹے ہو ئے بھئی ...؟ہے کسی کے پاس ...ایک سال کے تین سو پینسٹھ دن ہو ئے
دس سال کے کتنے دن ہو ئے بھئی ...؟تین ہزار چھ سو پچاس، چھتیس ہزار پانچ
سو، چھتیس ہزار پانچ سو گھنٹے پڑھ کر آپ میٹرک پاس کر تے ہیں ، چھتیس
ہزار پانچ سو گھنٹے پڑھ کر آپ میٹرک پاس کر تے ہیں ہاور میٹرک کی کوئی
ویلیو نہیں ہے چپڑاسی نہیں لگتا آج کا دور میٹرکۓ میں اچھا اب آپ روحانی علوم
آپ سیکھتے ہیںہفتے میں تین گھنٹے اس کے کتنے سال بنے بھئی ...؟سترہ سال اور
وہ کتنے بنے ، چھتیس ہزار پانچ سوتو ا س کا مطلب ہے روحانی علوم اتنا گھٹیا
ہےہفیس اس کی وہی قابل تذکرہ ہفتے میں آپ میٹرک کیوں نہیں پاس کر لیتے
ہیں؟ہفتے میں آپ ایک دن پڑھ کر پرائمری اسکول کیوں نہیں پاس کر لیتے
ہیں ؟ ہفتے میں آپ ایک دن پڑھ کر میٹرکۓ کیوں نہیں کر لیتے ؟کتنے گھنٹے ہو تے
ہیں چھتیس ہزار گھنٹے ہچھتیس ہزار گھنٹوں میں آپ میٹرک کر تے ہیں اور یہ

روحانی دن کتنے بنے ایک ہزار ساتھ سویہ کیا روحانیت کی نہ قدری نہیں ہے ۔کیا
اس کی ہمیں جزا ملے گی سزا ملے گی ۔کتنی کتنی آپ اس کی قیمت گھٹائیں
گے ۔دیکھو تو صیحح یار ایک ہزار گھنٹے ،چھتیس ہزار گھنٹے،چھتیس ہزار گھنٹے
آپ فیشن پڑھتے ہیں ، لوگوں کے بنائے ہو ئے علوم پڑھتے ہیں اور اس کے پیچھے
منشاء یہ ہے کہ پیٹ بھر جائے ۔جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انا اللہ... یوزیکم
...بہ حساب فیشن میں حصہ لیتے ہیں ۔آپ ماں کے پیٹ میں تھے وہاں آپ نے
علم سیکھا اللہ نے آپ کو دیا ، اگر ماں کے پیٹ میں بچے کو صیحح رزق نہیں ملتا
تو بچہ کمزور پیدا ہو تا کئی دفعہ تو نشوونما اتنی کمزور ہوتی ہے ۔بچہ پیدا ہو
تے ہی مر جا تا ہے ۔اور کئی دفعہ اتنا ہو تا ہے کہ ا س کاف ہو جا تا ہے ہو
اللہ نے آپ کو کھلا یا پھر بچے کا رضائی زمانہ ہے۔ ڈھائی سال کا اس میں اللہ
میاں نے ماں کے سینے میں دود بھر دیا مانکے سینے میں بارہ سال تک آپ بچوں کے
ساتھ لگے رہتے ہیں ۔بارہ سال اس کو کھلا نا اس کو پلا نا اس کو نہلا نا اس کو
دھولا نا اس کے دوکھ درد میں بیماری میں علاج کروانا ،رات کو نگہبانی کر نا، دن
کو نگہبانی کر نا حفاظت کرنا،سب فری ہے یا کو ئی بچہ خرچ کر تا ہے کمائی
کماکے لاتا ہے کوئی بچہ بارہ سال تک ہے ہی نہیں کچھ اب اس کے بعد اسکول
کا زمانہ آگیا پھر پڑھائی میں بھی آپ کچھ نہیں خرچ کر تے اللہ تعالیٰ کی والدین
کو پیسے دیتا ہے ، وہ وردی سلوادیتۓ ہیں یونیفارم سلوا دیتے ہیں، کتابیں
خریدتے ہیں اسکول چھوڑ کر آتے ہیں اسکول سے لیکر آتے ہیں ۔اسکول کی
فیسیں بھر تے ہیں ۔اور بارہ سال تک آپ پڑھ کر میٹرک سرٹیفکیٹ آپ کو ملتا
ہے ، یعنی کون سے علوم کا سرٹیفکیٹ ملتا ہے بھئی ...ہیں ...لوگوں کے بنائے
ہو ئے علوم اس میں کوئی فائدہ نہیں کو ئی مسلمان نے علم بنا یا ہو ،انگریز نے
بنا یا ہو ،بہرئیے نے علم بنا یا ہو ،ہندو نے علم بنا یا ہو ،کافر نے علم بنا یا ہو آپ
اس کو پڑھتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے علوم سیکھنے کا وقت آتا ہے ۔پھر آپ
کو ہفتے میں ایک دن اتوار کا وہ بھی چھٹی کا چلو وہاں تو گھر میں کیا کر نا
وہی چلو چار پانچ بندے بنیں گے ایک تفریح کر کے آجائیں گے ۔کیا اس طرح دنیا کا
چھوٹے سے چھوٹا علم آپ سیکھ سکتے ہیں ؟ہیں بھئی ...؟تو یہ تین گھنٹے میں
روحانی علم کیسے سیکھ لیں گے بھئی ...آپ ... اچھا جب آپ دنیاوی علوم سیکھتے
ہیں آپ کا کو ئی کام نہیں ہو تا پڑھنا ہی ہے پڑھنا ہی ہے نہ اب اس میں آپ
کو بیوی بچوں کی بھی فکر ہے ۔اپنی نوکری کی بھی فکر ہے ۔تو یہ بھئی اس
طرح علوم آپ سیکھ رہے ہیں میر ے حساب سے تو یہ گستاخی ہے علم کی
توہین ہے ۔لیکن چلو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہے اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں
بندہ میری طرف ایک قدم بڑھاتا ہے ۔میں دو قدم بڑھتا ہو ں اور بندہ دو قدم
بڑھاتا ہے میں دس قدم بڑھاتا ہوں ۔لیکن اس سے علوم کی جو فضلیت ہے یہ
صنعت ہے یا دستار بندی ہے وہ کیسے ممکن ہے آپ لوگ بتائیں؟وہ کتنے گھنٹے
بتائے تھے چھتیس ہزار گھنٹے وہ گھنٹے تھے ایک ہزار گھنٹے یہ ہے ایک بات دوسری
بات یہ ہے کہ ہم جتنے بھی دنیا وی علوم پڑھتے ہیں ۔جوانسانوں کے بنائے ہو ئے

ہیں ان کو معنی اور مفہوم سے پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جو علوم ہیں ہم انہیں طوطے کی طرح رٹتے ہیں ۔آپ نے قل اللہ پڑھ لی مٹھو نے کہا چوری کا مٹھوچوری کھا ئے گا۔ اس میں کیا فرق ہوا ۔جب آپکو پتا ہی نہیں آپ نے کیا پڑھا تو اس علم سے آپ استفادہ کیسے کرینگے ۔مثلاً

A B C D

پڑھتے ہیں ۔اس طرح ہم عربی پڑھتے ہیں قرآن شریف کی صورتیں یاد کر تے ہیںاس طرح

A B C D

یاد کر لیں ۔کیا آپ ساری عمر میں کبھی بھی دوسری کلاس میں جا سکتے ہیں ؟تو اللہ کے علوم آپ کیسے سیکھ لیں گے بھئی ...اب یہ تو تفریحی ہے اب اتوار کی چھٹی ہے چلو گھر میں بھی سوئے وہاں چار دوست ملیں گے ہے باتیں کریں گے کچھ اچھی اچھی باتیں سنے کے لئے ملیں گی ۔کھا نا ملے گا اچھے سے اچھا کو ئی اسکول کھا نا کھیلا تا ہے ۔کوئی اسکول چائے پلا تاہے ۔پھر کو ئی اسکول آپ کو بغیر فیس کے پڑھا دیتا ہے ۔بغیر بستے کے بغیر کتابوں کے بغیر یونیفارم کے اسکول داخل کرتا ہے ۔تو کیا یہ اللہ کے علوم کی بے حرمتی نہیں ہے ۔بے حرمتی جب آدمی کر ے گا وہ کیا سیکھے گا ۔لیکن چلیں کھیتی ہے پھر بھی ایک جذبہ تو ہے ۔ایک جگہ جمع تو ہو جاتے ہو اس میں سب سے بنیادی بات جو ہے علم کی جو بنیاد ہے وہ ہے قرآن ۔قرآن اگر آدمی نہیں سیکھے گا وہ کبھی روحانی علوم نہیں سیکھے گا ہے ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کہ قرآن میں ہی روحانی علوم ہیں ۔او ر دوسری کتابیں ہیں توریت بہ بل وغیرہ جو ہے اس میں تو تحریف ہو گئی ۔ایسا نہیں ہے کہ اس میں علم نہیں ہیں لیکن تحریف نہیں ہو ئی ۔قرآن ایسی واحد کتا ب ہے جس میں الحمد اللہ ...تحریف نہیں ہو ئی اب قرآن کی دس سورتیں چھوٹی چھوٹی قل اللہ احد ...قل اعوذ با الفلق... قل یا یھا الکفرون...یہ یاد ہو تی ہیں لیکن اس کا ترجمہ یا د نہیں ہو تا تو کیا کوئی انگریزی پہلی جماعت ،دوسری جماعت ،آٹھویں جماعت ،دسویں جماعت بغیر ترجمے کے آپ امتحان میں پاس ہو سکتے ہیں ۔تو ا س میں کیسے پاس ہو جا ئیں گے ۔اب صورت یہ ہے کہ آپ اللہ نے آپ کو توفیق دی اتوار کو تفریح کے دن ہیں آپ سب لوگ آجاتے ہیں ۔لیکن اس کا فائدہ آپ کو پورا نہیں ہو گا۔ جب تک کہ قرآن پاک کا ترجمہ آپ کو نہیں آئے گا ۔اس لئے روحانیت اگر کہیں ملے گی آپ کو صیحح حالت میں جس میں تحریف نہیں ہو ئی وہ قرآن ہے ۔آپ یہ جو کلاسیں لگا تے ہیں نہ آپ پچاس سال تک پڑھتے رہیں گے کچھ نہیں آئے گا ۔ بس نالج بڑھ جائے گی تو نالج بڑھنے سے نوکری تو نہیں ملتی بھئی ...نالج بڑھنے سے کو ئی امتحان میں پاس نہیں ہو تا تو آپ جو اتنا وقت دیتے ہیں یہ بھی آپ کے اوپر اللہ کی مہربانی ہے اللہ نے آپ کو توفیق دی ہے ورنہ لوگ تو اس طرف متوجہ ہی نہیں ہو تے وہ کہتے روحانیت کیا چیز ہے ۔اس کے لئے میرے حساب

سے ضروری ہے کہ آپ قرآن کا ترجمہ آپ کو یاد ہو یہ کتابیں جو آپ پڑھتے
ہیں، اس سے آپ کی نالج میں تو اضافہ ہو گا روحانیت کبھی بھی نہیںآئے گے ۔
چاہے آپ سو سال تک پڑ ھ لیں ۔روحانیت کا ذخیرہ قرآن ہے ۔قرآن کا ترجمہ یاد
کرو پہلے تو جو آپ کو سورتیں یا د ہیں دس بارہ سورتیں تو سب کو یاد ہو تی
ہی ہیں،نماز سب کو یا د ہے ،درودشریف سب کو یا د ہے ،کلمہ طیبہ سب کو یا
د ہے ،تو آپ کو جو چیز حفظ ہو گئی تو آدھا کام تو آپ کا ہو گیا اگر ان تمام
تعلیمات سے آپ کو فائدہ اٹھا نا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ آپ کو ترجمہ آتا ہو ۔
اب انگریزی آپ پڑھ رہے ہیں ۔انگریزی کا ترجمہ نہیں آتا اگلی کلاس میں چلے
جائو گے ۔کیوں جی تو اس میں کیسے چلے جائو گے بھئی... یہ جو آپ کو یہاں
تعلیم دی جارہی ہے اس کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ آپ قرآن سے رجوع کریں
۔اور قرآن کی جو سورتیں یاد ہیں دس بارہ اور نماز اس کا ترجمہ آپ کو یاد
ہو ۔اس سے یہ ہو تا ہے آپ قرآن کا ترجمہ آپ پڑھ لیں گے تو الحمد اللہ ...آپ
پڑھیں گے تو سیدھی سی بات ہے سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین
کا رب ہے ابا جی عالمین کیا ہے بھئی ...؟ عالمین کیا ہے ...ہیں ...؟بہت عالمین
ہیں تو جب آپ کو ترجمہ یاد نہیں تو کبھی آپ کا ذہن اس طرف جائے گا ہی
نہیں ۔بہت سارے عالمین ہیں میرا مشورہ یہ ہے اساتذہ کو بھی آپ سب کوبھی
یہ علوم ٹھیک ہے ۔اس سے آپ کی نالج بڑ ھ گی، خالقیت بڑھے گی،معلومات
حاصل ہو گی، اچھا وقت گزرے گا، لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا آپ کوکو
ئی فائدہ نہیں ہو گاچاہے آپ پچاس سال پڑھتے رہے اپنا وقت ضائع کریں گے ۔
فائدہ کس طرح ہو گا جو سورتیں آپ کو دس بارہ یاد ہیں ان کا ترجمہ یاد ہو نا
چاہئے ،نماز کا ترجمہ یاد ہو نا چاہئے ،چھ کلمے ہیں ان کا ترجمہ یاد ہو نا
چاہئے۔ عجیب بات ہے کہ مذہبی جتنی بھی چیزیں ہیں اس کا ترجمہ یاد ہی
نہیں کسی کو بہت ساریہاں لو گ ہیں وہ پڑھے لکھے ہیں کلمے کا ترجمہ نہیں
یا د ہو گا لا الہ اللہ الا... کا ترجمہ نہیں یاد اللہ تعالیٰ سب کو نماز پڑھنے کی
توفیق دے نماز پرھتے ہیں الحمد کا ترجمہ ہی نہیں یاد ہے۔اب لوگ کہتے ہیں
جی نماز میں تو دل ہی نہیں لگتا نماز کیا پڑھیں الٹے سیدھے خیالات آتے ہیں ۔
خیالات تو آئیں گے آپ جو پڑھ رہے ہیں اس میں آپ کا ذہن تو شامل نہیں ہے ۔
ذہن تو ہر وقت مصروف رہتا ہے وہ تو آدمی جب سوتا ہے۔ جب بھی ذہن
مصروف رہتا ہے ۔بیٹھا ہے تب بھی ذہن مصروف رہتا ہے ۔پڑھ رہا ہے جب
بھی ذہن مصروف رہتا ہے۔ کسی بھی لمحے کسی بھی آنکھ ذہن کی مصروفیت
نہیں ہو تی ۔اب جب نماز کی نیت باندھی آپ نے ترجمہ یاد نہیں ذہن تو
مصروف رہے گا ۔کہاں مصروف رہے گا کہاں مصروف رہے گا ؟...ہیں... جی تو
یہ خیالات میں آجائے گا تو ساتھ ساتھ میری درخواست ہے کہ بارہ سورتیں ہیں
ان کا ترجمہ ضرور یاد ہو نا چاہئے ۔جیسے قل واللہ احد...کہہ دیجئے اللہ ایک
ہے ۔اللہ ھو صمد...اللہ بے نیاز ہے ۔لم یلد ولم یولد...نہ اس نے کسی کو پیدا کیا
نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ۔ولم یاقل ھو کفون احد...اللہ کا خاندان بھی ایک ہے

اب دیکھئے جب آپ نے نماز میں قل اللہ ...پڑھیںگے اس کے ترجمے میں غور کریں
گے تو پہلی بات تو یہ ہے احد ایک ہے ۔یعنی مخلوق کا وہ خالق ہے ۔لیکن
مخلوق سے الگ ہے اب سوال یہ ہے مخلوق سے الگ ہے تو کیا چیز ہے نور ہے،
روشنی ہے،تجلی ہے کیا ہے ؟اللہ ھو صمد...اللہ بے نیاز ہے ۔نہ وہ کھا تا ہے، نہ
وہ پیتا ہے ،نہ وہ سوتا ہے ،نہ وہ تھکتاہے، لا تاخذ و سنا...اسے تو اونگ بھی نہیں
آتی ۔تو اللہ کی طرف ذہن گیا نہ آپ بھئی اللہ ایسی ہستی ہے کہ وہ تو تھکتا
بھی نہیں ،اسے تو اونگ بھی نہیںآتی، وہ تو سوتا بھی نہیں ہے ،وہ کھا نا بھی
نہیں کھا تا، اس کے بیوی بچے بھی نہیں ہے ،ایک معاورائی ہستی کا تصور تو
ذہن میں آیااب یا ملا یہ بات آپ کے ذہن میں آئے گی کہ نہ وہ کھا تاہے ،نہ وہ
کسی کا باپ ہے ،نہ اس کا کوئی بیٹا ہے ،نہ اس کا کوئی خاندان ہے، نہ اس کی
کو ئی بیوی ہے،نہ اس کا کو ئی داداہے، نہ اس کا کوئی نانا ہے ،ہم ذہن ہمارا
ظاہر ہے اس طرف جائے گا اب پھر کیا ہے بھئی یعنی مخلوق کی جتنی بھی
صلاحتیں ہیں ان سے اللہ تعالیٰ معاورا ہے ۔ ایک بات آئی ذہن میں اللہ تعالیٰ
مخلوق کی طرح نہیں ہے ۔مخلوق سے ،معاورا ہے مخلوق ذی احتیاج ہے ،اس کو
پانی کی بھی ضرورت ہے ،اس کو کھا نے کی بھی ضرورت ہے ،اس کو گرمی
سردی سے محفوظ رہنے کی بھی ضرورت ہے ،اس کو چلنا پھرنا کی بھی
ضرورت ورنہ ہاتھ پیرجم جائیں گے۔ اب اللہ کہتا ہے یہ میری ضروریات میں
کچھ نہیں ہے ۔نہ میں تھکتا ہوں لا تاخذ سنتہ ...مجھے تو نہ نیند آتی ہے نہ نیند
پکڑتی ہے لاتاخذ سناتا ...نہ نیند آتی ہے نہ اونگ آتی ہے ۔مخلوق توسوئے بغیر
رہے نہیں سکتی بھئی ...اس کو نیند ہی نہیں آتی اونگ بھی نہیں آتی تو کچھ تو
اللہ نے تصور معاورامعاورئل ...معاورا...ہستی کا کوئی تو تصور قائم ہو گا ۔اور
جب آپ نے ترجمے پڑھا ہی نہیں پھر کیا ہو گا ادھرادھر کے خیالات آئے گے ۔ایک
کتاب پڑھیں انگریزی کی اس کو دیکھتے رہے کوئی کنسٹشن ہو گا اگر اس کو
ترجمے یاد ہو گا کسی کلاس میں آپ کر پڑھا یا جا رہا ہے ۔اس سے آپ کی نالج
بھی بڑھے گی ،تسقیہ نفس بھی ہو گا ۔لیکن اگر آپ کو قرآن شریف کا ترجمہ
یاد نہیں ہے تو ایک تو وقت ہی نہیں ہے ۔کتنے ۱۷ سو گھنٹے سال میں سال
میںکتنے گھنٹے ہو ئے ایک ہزار ساتھ سو اور میٹرک میں کتنے لگتے ہیں ۔بی اے
میں کتنے لگتے ہیں ،ایم اے میں کتنے لگتے ہیں اور وہ علم جو آپکے دنیا وی کام
جو آئے گا ۔اس کا آخرت سے کوئی تعلق نہیں ہے ایسا نہیں ہے آپ اس میں

Phd

کر کے جنت کے مستحم ہو جائیں گے ۔کیا ہو جائیں گے وہ علم الگ ہے وہ
عارضی ہے ۔تو سب سے اچھا اور آسان طریقے جو میری سمجھ میں آتا ہے جو
میرے تجربہ کے ہے وہ یہ ہے کہ نماز کا ترجمے پو را پورا ہو ناچاہئے ۔ آپ کے
اساتذہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایک پیریڈ نماز کا نماز کابھی رکھے اور سنے بار
بار سنے ،بار بار سنے مثلاً الحمد سے لیکر قل یایھا اب سورتیں تو یاد ہے ترجمہتو

آدھا ہی کام رہ گیا تو آپ سب لوگوں کو کبھی میری یہ درخواست نہیں ہو
گی میری اساتذہ سے یہ درخواست ہے کہ قرآن کی جو سورتیں چھوٹی
ہیں دس بارہ ان کا ترجمہ یاد کریں ،نماز کا پورا ترجمہ یاد کر یں ،اور جب نماز
پڑھیں تو ترجمہ کی طرف دھیان دیں۔ اب وہ نماز میں خیالات کیوں آتے ہیں
کیوں آتے ہیں ،اگر یہ پتا ہو کیا پڑھ رہے ہیں میرا کورس کی کتا ب پڑھ رہے ہو
تے ہیں سمجھ میں آتا ہے اس میں آپ کا خیال لگ جا تا ہے ایک گانا سنتے ہیں
اس کا ترجمہ آپ کو آتا ہے اس میں آپ کا دل لگتا ہے ایک پکا گانا سنتے ہیں آ ...
آ ...آ... اس میں آپ کا دل نہیں لگتا کیوں... کیوں نہیں لگتا ...؟ترجمہ یاد نہیں
اس کا تو یہ میں آپ سب لوگوں سے بھی کہتا ہوں اس کورس میں شامل ہو نا
چاہئے کہ جتنے بھی لوگ ہیں نماز کی سورتیں یاد ہیں اس کا ترجمہ یادہو اور
نماز کا پورا ترجمہ جو ہے سبحان رب العظیم...کا کیا مطلب ہے...سبحان رب
العلیٰ کا کیا مطلب ہے... التیات کا کیا مطلب ہے ...ربنا اتنا فی دنیا حسنہ... کا
کیا مطلب ہے اس سے یہ امید قائم ہو تی ہے ،اگر نماز میں ہمارا دل لگ گیا
ترجمہ یا د ہو نے کے بعدتو اللہ سے قربت کا کو ئی نہ کو وئی ذریعہ نکلے گا ۔
خالی یہ کتاب پڑھنے سے اس کی نالج آپ کی بڑھ جائے گی ،اگر اایک آدمی چینی
نہیں پڑھا ہوا اور آپ چینی پڑھ لیں تو ظاہر ہے ان آدمیوں کے مقابلے میں آپ کا
نالج تو بڑھ جائے گا ،یہ ایک کتابیں پڑھ کر بھی نالج ہو جائے گی لیکن اس کا اجر
سمجھ میں نہیں آتا ،اجر کا مطلب یہ ہے کہ آپ کنسٹریٹ کریں اس میں پتا
چلے آپ لیا پڑھ رہے ہیں پتا چلے اللہ کیا ہیں،پتا چلے رسول اللہﷺ سے اللہ تعالیٰ
نے کیا ارشاد فرمایا ہے پتا چلے کہ حضور پاک ﷺ کے امتی بزرگان دین مکرہ کیا
کہتے ہیں ،کیا منشاء ہے ان کا اب فقیروں کے پاس میں نے حضور قلندر بابا
اولیاءؒ سے پوچھا کہ بھئی یہ لوگ بہت آتے ہیں جی ...مکرہ کے پاس اور گھنٹوں
بیٹھے رہتے ہیں ،باتیںسنتے رہتے ہیں ،انہوں نے فرمایا اس لئے سنتے رہتے ہیں
کہ وہ باتیں کے لئے نہیں ہو تی ہیں ،جیسے ایک فلم ہے نہ فلم میں نیا پن ہو گا
تو بزرگوں سے آپ نے فیص اٹھا نا ہے اور حضور پاک ﷺ کی تعلیمات سمجھنے کی
کوشش اور جدوجہد کر نی ہے تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ نماز میں جو
کوششیں کی ہیں اور اگر سورتیں یا د نہیں ہیں تو ان کا ترجمہ یا د کر و بھئی
اللہ و اکبر آپ نے نیت باندھ لی اللہ واکبراس کا کیا ترجمہ ہے بھئی ...؟ہیں ...
اکاترجمہ کیا ہے بھئی اللہ سب سے بڑا ہے اب اس کے نماز کر نے کے بعداب خیال
آگیا آپ کو اپنی دلہن کا دلہن کو دولہا کا تو اللہ توبڑا نہیں ہوا نہ لیکن اللہ وا
کبر کے پیچھے اکبر کے معنی کیا ہیں یعنی ایسا بڑا ایسی بڑی ہستی اس کے
سامنے ہر بڑے سے بڑے چیزچھوٹی ہے ،اب ذہن جائے گا اب دیکھو اللہ و اکبر یار
میں تو سب سے بڑی ہستی ہے سب کے سامنے کھڑا ہوں ،مجھے دنیا وی خیالات
آرہے ہیں تو آپ کو ضمیر خود ہی برامت جب تک اس کا ترجمہ یاد نہیں ہو گا
آپ متوجہ نہیں ہو نگے ،میری آپ کو آپ کے اساتذہ کو یہ درخواست بھی ہے
نصیحت بھی ہے تمدی بھی ہے ،سب سے پہلے اپنے شاگردوں کو نماز بمعہ ترجمہ

یاد کروائیں یہ جو آپ امتحان لیتے ہیپاس ہو جا تے ہیں ہلوگ شامل ہو تے ہیں
بلا شبہ اس سے نالج بڑھتی ہے ۔اللہ کا اللہ کے رسو ل کا پتا چلتا ہے لیکن اس
سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے فائدہ کیا اٹھا ئیں گے ۔آپ کو نالج ہو گئی آپ نے مجھے
بتا دیا مجھے نالج ہو ئی میں نے ان کو بتا دیا تو فائدہ تو کچھ نہیں ہو گا ۔اب
میں یہ جانتا ہوں کہ ایم اے تعلیم ہو تی ہے ایک اب میں کہوں گا بھئی ایم اے
ایک تعلیم ہو تی ہے اس میں یہ پڑھا یا جا تا ہے تو کیا آپ ایم اے کی ڈگری سے
فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔کیا آپ کو ڈگری مل سکتی ہے ۔تو سب سے پہلے آپ
لوگوں کو عموماً خصوصاً استادوں کو اس بات کی کوشش کر نی چاہئے کہ اگر
بچوں کو سورتیں یاد نہیں ہیں چھوٹی چھوٹی ان کو حفظ کر وایا جائے ۔اور جب
وہ حفظ ہو جا ئیں یا حفظ ہو ں تو اس کا ترجمہ اور یہ ایک پیریڈ اس کا ضرور
ہو نا چاہئے ۔اب دیکھو نہ بھئی آج الحمد اس کا ترجمہ یا د کر کر آئے ہیں بس
ٹھیک ہے کہ نماز میں نماز کی جب نیت باندھو پھر بجائے اس کے اِدھر اُدھرخیال
باٹنے کے ترجمہ کی طرف توجہ کرو الحمداللہ رب العالمین ...سب تعریفیں اللہ
کے لئے ہے جو عالمین کا رب ہے ۔انہوں نے کہا یہ عالمین کیا مطلب ہے بھئی
جیسے ایک عالم ہے ایسے کروڑعالمین ہیں وہ کیا ہیں کہاں ہیں ۔کہاں واقعہ
ہیں۔ جب ایک جگہ ذہن چل پڑھتا ہے ۔پھر انشا اللہ آدمی کا ذہن اللہ کی
طرف رجوع ہو جائے پھر انسان کامیاب ہو جا تا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ سب سے
راضی ہو۔آپ سب کو خوش رکھے اور تعلیمات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ
سے قربت کا پروگرام بھی ہو نا چاہئے۔ اللہ سے قربت کا پروگرام یہی ہے کہ
نماز قائم کریں نماز کاترجمہ آپ کو یاد ہو چلتے پھر تے اٹھتے بیٹھتے وضو با وضو
یاحیی یا قیوم ،یاحیی یا قیوم، یاحیی یا قیوم یہ پڑھیں ۔اس سے انتشارر ہتا نہیں
ذہنی وہ کم سے کم ہو جا تا ہے ۔اور پھر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ آدمی ذہن
اللہ کی طرف متوجہ ہو جا تا ہے ۔اللہ تعالیٰ آ پ سب کو حامی اور ناصر ہو
اور صیحح ترجمہ تعلیم حاصل کر نے کا علم حاصل کر نے کا اللہ تعالیٰ آپ کو
موقعہ عطا فرمائے ۔او رآپ کو صلاحیت دے کہ آپ الہی تعلیمات کو اسی طرح
سمجھیں جس سے آپ دنیا وی تعلیمات کو سمجھتے ہیں ۔السلام وعلیکم

★★★★★★★